اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۸عہ
ششماہی ۱۲ ؍
بیرون ہند سالانہ ۱۹ ؍

قیمت ایک آنہ

الفضل

خطبہ نمبر ۳۶

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۷ | مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۹۲

320

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے بقایا دار ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء تک بقائے ادا کریں۔ یا مُہلت لیں

ورنہ

اُن کے نام فہرست سے کاٹ دیئے جائیں گے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
تحریک جدید سالِ ششم کا تو میں اعلان کر چکا ہوں۔ لیکن میں اس سلسلہ میں آج دوستوں کو

اس امر کی طرف توجہ

دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک خاصی تعداد ایسے دوستوں کی ہے۔ جنہوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے چندوں کے متعلق ابھی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا۔ گو جس قدر تحریکیں اس وقت تک ہوئی ہیں ان میں سے تحریک جدید ہی ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کے نادہندوں اور سستی کرنے والوں کی نسبت چندہ ادا کرنے والوں کی نسبت بہت ہی کم ہے۔ یعنی جو لوگ نادہند ہیں۔ ان کی پانچ فیصدی سے دس فیصدی تک اوسط رہتی ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ شاید اس سے بھی کم اوسط ہے۔ مثلاً چوتھے سال میں قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کے وعدے ہوئے اور ان ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کا وعدہ کرنے والوں میں سے تین چار ہزار کا وعدہ کرنے والے فوت ہو گئے۔ باقی ایک لاکھ بائیس ہزار بلکہ ایک لاکھ بیس ہزار قابلِ وصول تھا۔ کیونکہ غالباً وفات پانے والوں کے وعدوں کی رقم تین چار ہزار سے زیادہ بنتی تھی۔ اور مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ دفتر والوں نے یہ اطلاع دی تھی۔ کہ جو روپیہ وصول ہونے کے قابل ہے۔ اس میں سے غالباً ایک لاکھ پندرہ ہزار کے قریب وصول ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دو تین ہزار روپیہ کی ایسی رقم ہے۔ جو یقینی طور پر وصول شدہ ہے۔ کیونکہ بعض نے اپنے چندہ کے عوض جائدادیں دے دی ہیں۔ اور بعض نے ایسی ضمانتیں دے دی ہیں جن سے روپیہ وصول ہونا قریباً یقینی ہے اس طرح اس سال کی ادائیگی

چار فیصدی کے قریب

ہی کم رہ جاتی ہے۔ لیکن بہرحال چار فیصدی کے قریب کمی ہو۔ یا پانچ یا دس فیصدی کے قریب۔ نادہندگی۔ اور بلا وجہ نادہندگی عقل کے بالکل خلاف ہے۔ بعض چندے اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ انسان ان کی وصولی کے لئے دوسروں کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور کہتا ہے۔ ضرور چندہ دو۔ مگر تحریک جدید کے ابتدا میں ہی میں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ اس میں چندہ لکھوانا انسان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے جو شخص اپنے شوق اور اپنے اخلاص سے اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ وہ لے۔ مگر جو شخص اپنی مرضی سے اس میں حصہ نہ لے اسے ہم مجبور نہیں کرتے اور نہ کارکنوں کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ کسی کو مجبور کریں۔ کہ وہ ضرور اس چندہ میں شامل ہو۔ اسی طرح میں نے یہ اعلان بھی کر دیا تھا۔ کہ اس چندہ کا ادا کرنا بھی ہر شخص کی مرضی پر منحصر ہے اگر چندہ لکھوانے کے بعد کسی کے حالات بدل جائیں۔

اب کسی دوست کو بھی محروم نہیں رہنا چاہیئے

جوبلی مبارک کی خوشی میں دواخانہ کی عظیم الشان رعایت ہر دوا نصف قیمت میں حاصل کریں

یہ بہت بڑی رعایت جو اسی مبارک تقریب کی وجہ سے ہے۔ آئندہ ایسی رعایت کا دیا جانا مشکل ہے اس لئے ہر دوست کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں فوراً خط لکھیں اور تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ کیونکہ یہ اشتہار بار بار شائع نہیں ہو سکیگا

رعائت کی میعاد ۲۲ دسمبر تک مقرر ہے

امرت بوٹی کی سینکڑوں سندات

میں سے صرف چند کا خلاصہ ملاحظہ فرماویں

عالی جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن حال جگادھری میں نے امرت بوٹی کو خود استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا

جناب سردار ڈاکٹر حضورا سنگھ صاحب ایم بی۔ بی ایس پریکٹیشنر۔ امرت بوٹی نہائت مفید اور طاقتور دوا ہے

جناب ڈاکٹر شمس الاسلام صاحب رزمک (وزانا) میں امرت بوٹی کی بہت تعریف کرتا ہوں میں نے اس کو خود استعمال کیا اور فائدہ مند پایا۔

عالی جناب دیوان پیارے لال صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لائلپور ر:۔ آپ کی دوائی امرت بوٹی جسم کو طاقتور بنانے کے لئے نہایت اکسیر ثابت ہوئی۔

چوہدری محمد بشیر خانصاحب سب انسپکٹر کواپریٹو قصور۔ آپ کی دوا امرت بوٹی نہایت اکسیر ہے۔ خون پیدا کرتی ہے

جناب لالہ چونی لال صاحب گورنمنٹ ہسپتال خال ڈگشائی۔ آپ کی دوائی امرت بوٹی نہایت کامیاب اور مفید دوا ہے۔

فولادی گولیاں ۱۰۰ عـ

عام صحت کو بڑھانے طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت اکسیری کام کرتی ہیں۔ ان کے استعمال سے جسم اور چہرہ کا رنگ سرخ وسفید ہو جاتا ہے۔ وزن بڑھ جاتا ہے۔ جنرل ٹونک ہیں۔ سو گولی ۱۲ کی بجائے ۶ علاوہ محصولڈاک

طبی دنیا میں طاقت کی زبردست اکسیر۔ صحت و تندرستی کا چشمہ

امرت بوٹی رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

مردوں کی عام جسمانی کمزوریوں کو رفع کرنے میں کمال اثر رکھتی ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔ معدہ جگر گردے دل ودماغ اس سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ غلط کار لوگ نئی زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں کثرت پیشاب ذیابیطس کے لئے نہایت مفید دوا ہے قیمت سو گولی ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصول ڈاک

چشمہ زندگی کی مایہ ناز دوا **روح شباب** رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

بڑھاپے کے عالم میں جوانی جیسی طاقت اسی اکسیر بے نظیر سے حاصل ہو سکتی ہے روح شباب بیشمار بوٹیوں کے تازہ مرکبات سے تیار ہوتا ہے۔ اس کی پہلی ہی خوراک سے نمایاں اثر ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصول ڈاک۔

مادہ حیات کی اصلاح کرنیکی بالکل نئی ایجاد **سفوف اعظم جواہر والا** رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

نوجوانوں کی اکثر کوتاہ اندیشیوں کی پوری پوری اصلاح کرتا ہے۔ علاوہ ازیں معدہ کی کمزوری کمر کے درد کے لئے حتمی طور پر فائدہ بخشتا ہے۔ مادہ حیات کے لئے نایاب تریاق ہے قیمت فی بکس ۲ روپیہ کی بجائے صرف ۱ علاوہ محصولڈاک۔

دانتوں کی جملہ امراض کے پانچ اکسیری ادویات سیٹ کلاں

پائیوریا یا ماسخورہ کا سیٹ کلاں

دانتوں کے ہل جانے۔ مسوڑھوں کے پھولنے اور دانتوں کے درد کرنے مسوڑھوں سے خون پیپ کے آنے۔ گرم سرد پانی کے لگنے کو کامل طور پر خدا کے فضل سے صحت دیتا ہے۔ عرصہ دس سال سے لوگ استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ قیمت سیٹ کلاں ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصولڈاک

ہر قسم کی دماغی کمزوریوں کو رفع کرنیکی نہایت کامیاب دوا **برین ٹون** رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

کند ذہنی۔ کمزوری دماغ۔ زیادہ کام کرنے سے دماغ کے تھک جانے۔ قوت یادداشت کی کمزوری۔ سر کا چکرانا۔ نسیان۔ کمزوری معدہ کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ قیمت ۵۰ گولی ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصولڈاک۔ بیشمار طالبعلموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں ججوں نے استعمال کر کے فائدہ اٹھایا۔

مستورات کی صحت تندرستی کیلئے حکمی اکسیر **سندروٹی** رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

کمزور عورتوں کو چند ہی دنوں میں طاقتور بنا دیتی ہے اسکے استعمال سے رحم کی بیماریوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے سر چکرانے درد کمر۔ پنڈلیوں کے درد کو بہت جلد رفع کر دیتی ہے قیمت ۵۰ گولی ۲ کی بجائے صرف ۱ علاوہ محصولڈاک

دونوں قسم کی بواسیر کیلئے کامل طور پر فائدہ مند ہو چکی ہے

اکسیر بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی کی ایک دو ہی خوراک سے اثر معلوم ہو جاتا ہے مسے خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں قیمت ۱۰۰ گولی ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصولڈاک

چہرہ کی امراض کو دور کرنے میں کمال اثر رکھتی ہے

حسن نکھار رجسٹرڈ

چہرہ کی چھائیوں چھیپ۔ مہاسوں۔ کیل بد نما سفید اور کالے داغوں کو بہت جلد دور کرتا ہے جلد ملائم اور نرم ہو جاتی ہے شیشی ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصولڈاک۔

پائیوریا یا ماسخورہ کے سیٹ کلاں کی بیشمار سندات

میں سے صرف چند سندات ملاحظہ فرمائیں

عالیجناب چوہدری بشیر احمد خانصاحب سب جج دہلی۔ آپ کی امراض دندان کی دوائیاں گھر میں استعمال کرائیں۔ نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئیں۔

عالیجناب ڈاکٹر صوفی احمد صاحب جگادھری۔ میں نے خود آپ کی دوائیاں استعمال کیں دانتوں کیلئے بے نظیر ثابت ہوئیں۔

عالیجناب لفٹیننٹ چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب انگریکلچر آفیسر قصور میں نے آپکا پائیوریا سیٹ گھر میں استعمال کرایا نہایت ہی مفید پایا میں دوستوں کو سفارش کرتا ہوں کہ استعمال کریں

عالیجناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ لاہور۔ آپ کے دواخانہ کا پائیوریا سیٹ نہایت مفید ثابت ہوا۔ میں اپنی جماعت میں اس سیٹ کی تعریف کرتا ہوں اور سفارش کرتا ہوں۔ کہ ایسی مفید ادویات کو استعمال کیا جائے۔

جناب سالدار میجر خان زمان خانصاحب لاہور کینٹ آپ کی دانتوں کی ادویات بہت مفید ہیں

اکسیری سرمہ رجسٹرڈ

کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا۔ ککروں کے رفع کرنے کے لئے بالکل نئی ایجاد ہے اس کے استعمال سے آنکھوں سے پانی کا گرنا تین ہی روز میں رفع ہو جاتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے شیشی کلاں ۸ کی بجائے ۴ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

مینیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

325

حیرت انگیز رعایت جلسہ سالانہ کی خوشی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ جلسہ کی خوشی میں از ۲۴ دسمبر تا ۳ جنوری حسب ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ باہر سے جو خطوط ان تاریخوں پر پوسٹ ہونگے وہ بھی اس عظیم الشان رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ دستی خریدنے پر محصولڈاک کی رعایت رہے گی۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اسبات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور دبلے کو موٹا تازہ بنانا اس اکسیر کا کام ہے اس کے استعمال سے لاکھوں ناتوان اور دکھے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی

انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزا شامل ہیں۔ نمونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یومیہین وغیرہ

اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲ سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اس کی ایک

شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ کنپٹیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تپ۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آ جاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ سپاہ گولہ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی۔ مکھن۔ بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض ہے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کو گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے مگر دمہ تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ تبدیلی کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور بچے بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے۔ تجربہ بہترین شاہد ہے قیمت اصلی دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

نزلہ۔ زکام۔ کھانسی دمہ اور عام کمزوری کے لئے مسلمہ چیز ہے۔ قیمت ایک چھٹانک ایک روپیہ چار آنے چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

قادیان میں بارعایت سکنی اراضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداروں کیلئے خاص موقع

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور بوجہ خلافت جوبلی یہ جلسہ انشاءاللہ خاص طور پر بارونق اور شاندار ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر قادیان کی سکنی اراضی کی قیمت میں دس فی صدی کی رعایت کردی جائے۔ یہ رعایت ۱۶ دسمبر ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ اور صرف نقد قیمت ادا کرنے والوں کو دی جائے گی۔ امید ہے کہ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھاکر ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق بنیں گے۔ اس وقت قادیان کے مختلف محلوں میں قطعات موجود ہیں اور دوکانوں کے قطعات بھی ہیں اور ہر موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ قیمت مقرر ہے۔ فروخت کے لئے ہماری طرف سے مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مقرر ہیں۔

خاکسار۔ میرزا بشیر احمد قادیان

پنڈت جواہر لعل نہرو کا پیغام اور رائے

رسالہ "ریویو" اردو کے جوبلی نمبر میں ملاحظہ فرمائیں

رسالہ "ریویو" اردو کے پیشوایانِ مذاہب نمبر کے متعلق پنڈت جواہر لعل نہرو کی رائے اور ان کا پیغام اگر آپ پڑھنا چاہیں تو اس رسالہ کا جوبلی نمبر ملاحظہ فرمائیں جو جلسہ سالانہ پر شائع ہوگا اس نمبر میں نہایت عمدہ علمی مضامین ہونگے۔ خریداروں کو مفت ملے گا۔ ایک نسخہ کی قیمت ۸/ رہوگی۔ پیشوایان مذاہب نمبر کی چند کاپیاں دفتر میں قابل فروخت ہیں اس کی قیمت بھی فی نسخہ پانچ آنے ہے۔ جلسہ سالانہ میں رسالہ کا دفتر اندرونِ شہر ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے کمرہ میں ہوگا۔

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

تفسیر سروری

(ایعنی)

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن کی وہ تفسیر جو رسالہ "ریویو" اردو میں شائع ہوتی رہی ہے اس کی چند جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے مگر حقیقت میں قرآن مجید کے قریباً تمام مشکل مقامات کی تفسیر اس میں آگئی ہے، اور اس لحاظ سے گویا سارے قرآن کی تفسیر ہے اس میں نہایت عام فہم اردو میں قرآنی مطالب بیان کئے گئے ہیں۔ اسے پڑھ کر قرآن مجید کی تفسیر کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ تفسیر دو ہزار صفحوں کی ہے قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے جلسہ پر رسالہ "ریویو" اردو کے دفتر سے خرید فرمائیں

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۱۹ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور نزلہ کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

اور وہ چندہ ادا نہ کر سکے یا پاپ کہ آئندہ اس تحریک میں بالکل حصہ نہ لے تو وہ ہمیں لکھ دے کہ میں اس تحریک میں شامل نہیں رہ سکتا۔ میرا نام کاٹ دیا جائے۔ ہم اس کا وعدہ اپنے رجسٹر میں سے کاٹ دیں گے۔ پس جب کہ تحریک جدید کا چندہ لکھانا بھی ہر شخص کی مرضی پر منحصر ہے۔ اور وعدہ کر کے اپنا نام رجسٹر سے کٹوا لینا بھی ہر شخص کے اختیار میں ہے۔ اور جب کہ دونوں طرف انسان کا اپنا اختیار ہی کام کر رہا ہے۔ تو ایسی صورت میں چار فیصدی کیا اگر ایک فیصدی کی کمی بھی رہتی ہے۔ تو وہ لوگ جو اس کمی کا موجب بنتے ہیں۔ اللہ تعالے کے حضور گنہگار ٹھیرتے ہیں۔ اس لئے کہ جب چندہ لکھواتے وقت وہ اختیار رکھتے تھے۔ کہ چاہیں تو لکھوائیں اور چاہیں تو نہ لکھوائیں اور جب چندہ لکھوا دینے کے بعد بھی وہ اختیار رکھتے تھے کہ چاہیں تو لکھ دیں ہمارے حالات بدل گئے ہیں۔ اب ہم چندہ نہیں دے سکتے۔ ہمارا نام لسٹ میں سے کاٹ دیا جائے تو انہوں نے نادہند بننے کی بجائے وہ طریق کیوں نہ اختیار کیا جو ان کے لئے کھلا تھا۔ اور جسے اختیار کر کے وہ نادہند اور گنہگار بننے سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ فرض کرو وفات یافتوں اور ان کی موعودہ رقوم کو نکال کر ایک لاکھ بائیس ہزار روپیہ وصول ہونا ضروری تھا۔ مگر وہ لوگ جنہیں ادا کرنے کی توفیق نہیں تھی انہوں نے اپنے نام کٹوا لئے اور اس طرح

تین چار ہزار کی اور کمی

ہو گئی تو دفتر حساب لگا کر کہہ سکتا ہے کہ اتنے لوگوں نے چونکہ اپنے نام کٹوا لئے ہیں۔ اس لئے اب اس قدر وصولی ہوگی۔ کیونکہ جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم چندہ نہیں دے سکتے ہمارا نام کاٹ دیا جائے ہم ان کا نام دونوں طرف سے کاٹ دیتے ہیں۔ وعدہ کرنے والوں میں سے بھی اور نادہندوں میں سے بھی اس صورت میں دفتر والے یہ نہ کہتے کہ ایک لاکھ بائیس ہزار میں سے مثلاً ایک لاکھ اٹھارہ ہزار وصول ہوا ہے بلکہ وہ یہ کہتے کہ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار کے وعدے تھے۔ اور ایک لاکھ اٹھارہ ہزار ہی وصول ہوا۔ درحقیقت اگر کسی انسان کے حالات بدل جائیں اور وہ چندہ دینے کی طاقت نہ رکھے تو لازمی چندوں کی عدم ادائیگی کی صورت میں بھی اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا کجا یہ کہ اس چندہ کے ادا نہ کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار بنے جو طوعی ہے۔ ہاں اگر کسی کی ایمانی حالت خراب ہو جائے تب بیشک وہ گنہگار ہوگا اسی طرح فرائض کی صورت میں اگر وہ طاقت رکھتا ہوا حصہ نہیں لے گا۔ تو گنہگار ہوگا۔ لیکن ہمارا خدا اتنا تنگ دل نہیں کہ وہ کہے کہ خواہ تم میں کچھ بھی طاقت نہ ہو تب بھی تمہیں ضرور چندہ دینا پڑیگا بعض شرائع بیشک ایسی ہیں۔ جن میں اس قسم کی سختی پائی جاتی ہے۔ مگر اسلام میں نہیں۔ چنانچہ

بعض مذاہب کی تعلیم

یہ ہے۔ کہ انسان کا جب تک بیٹا نہ ہو وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ اب بتاؤ بیٹا پیدا کرنا کیا کسی انسان کے اختیار میں ہے؟ کسی انسان کے اختیار میں یہ بات نہیں کہ وہ بیٹا بنا سکے مگر بعض مذاہب میں یہ تعلیم موجود ہے۔ آخر اس کا علاج انہوں نے یہ سوچا کہ جن کے ہاں بیٹا نہیں ہوتا وہ لے پالک بنا لیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ چونکہ انسان لے پالک بنائے بغیر ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص بغیر کسی کو لے پالک بنائے فوت ہو جائے اور اس کی بیوی کریا کرم سے پہلے پہلے کسی کو لے پالک بنالے تو پھر بھی وہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ یہ مصیبت اسی لئے آئی کہ ایسا قانون بنایا گیا جو انسان کے اختیار میں نہیں۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کو دیکھو ہماری شریعت میں نماز کی کس قدر تاکید کی گئی ہے اتنی تاکید نظر آتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا جو لوگ بلاوجہ مسجد میں عشاء اور صبح کی نماز نہیں پڑھتے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اپنی جگہ نماز کے لئے کسی اور کو کھڑا کر دوں اور اپنے ساتھ بعض اور لوگوں کو لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھوں اور ان لوگوں کے مکانوں کو جا کر آگ لگا دوں جو عشا اور فجر کی نماز پڑھنے مسجد میں نہیں آتے۔ اتنا رحیم و کریم انسان جو کسی کی ذراسی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اس بارہ میں اتنی سختی کرتا ہے کہ چاہتا ہے۔ ان لوگوں کے مکانوں کو آگ لگا دے جو عشا اور فجر کی نماز پڑھنے مسجد میں نہیں آتے کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو اپنی مرضی سے ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنی مرضی سے اسلام کو قبول کرنے کے بعد اسلامی قیود کی پابندی نہیں کرتا اور نماز پڑھنے مسجد میں نہیں آتا تو وہ سزا کا مستحق ہے۔ مگر اتنے اہم فریضہ کے متعلق بھی اسلام اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں بوجہ معذوری نہیں آ سکتا تو وہ گھر میں نماز پڑھ لے۔ اسی طرح یہ اجازت دی کہ اگر کوئی شخص گھر میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھ لے۔ الگ الگ نہیں پڑھ سکتا تو جمع کر کے پڑھ لے۔ چنانچہ چار نمازیں ایسی ہیں جو دو دو جمع ہو سکتی ہیں۔ ظہر عصر کے ساتھ اور مغرب عشا کے ساتھ۔ صرف صبح کی نماز ایسی ہے۔ جو کسی اور نماز کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ پھر اگر کوئی بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تو اسے شریعت اس بات کی اجازت دیتی ہے۔ کہ وہ لیٹے لیٹے اشاروں سے نماز پڑھ لے اور اگر اشاروں سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تو شریعت اسے اجازت دیتی ہے۔ کہ وہ دل میں نماز پڑھ لے اور اگر وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور دل میں بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو

اس پر شریعت کوئی حکم

ہی عائد نہیں کرتی اور کہتی ہے۔ کہ اسے نماز معاف ہے۔ تو دیکھو شریعت نے کس قدر نرمی کر دی حالانکہ یہ عبادت اس قدر اہم ہے۔ کہ اس کو بلاوجہ چھوڑ دینے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دی جائے۔

ایک افسوسناک غلطی کی اصلاح

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ بابا شیر آتی صاحب مرحوم صحابی تھے۔ اور مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ اور لوکل رپورٹر کی انتہائی بے احتیاطی اس غلطی کا موجب ہوئی ہے۔

321

اسی طرح زکوٰۃ کا حکم ہے۔ یہ حکم بھی صرف طاقت رکھنے والوں کے لئے ہے۔ ان کے لئے نہیں۔ جو غریب اور کنگال ہیں۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ میں زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ تو وہ احمق ہوگا۔ کیونکہ جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود کہتا ہے۔ کہ مجھ میں زکوٰۃ دینے کی طاقت نہیں۔ تو وہ ویسی ہی بات کرتا ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ میں چل تو سکتا ہوں۔ مگر مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں یا پانی پی تو سکتا ہوں۔ مگر مجھ میں پینے کی طاقت نہیں۔ یا روٹی تو کھا سکتا ہوں مگر مجھ میں روٹی کھانے کی طاقت نہیں اس کے پاس بھی دولت ہے۔ مال ہے مگر وہ کہتا ہے۔ کہ میں دے نہیں سکتا۔ اس کے صاف معنے یہ ہوں گے۔ کہ

وہ ایماندار نہیں

باقی رہا روزہ۔ اور حج۔ سو روزہ کے متعلق تو شریعت نے کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو وہ اُن دنوں کی بجائے دوسرے دنوں میں روزہ رکھ لیا کرے۔ اور اگر کوئی کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا۔ مگر فدیہ دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو اسے شریعت کہتی ہے۔ کہ تم فدیہ دے دیا کرو۔ اور اگر وہ فدیہ دینے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اس کی جسمانی حالت ایسی ہے۔ کہ وہ ایک روزہ بھی نہیں رکھ سکتا۔ تو چاہے وہ ساری عمر روزہ نہ رکھے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں۔

اسی طرح حج کے متعلق قرآن کریم نے من استطاع الیہ سبیلا کی شرط عائد کر دی ہے۔ اور من استطاع میں صرف یہی شرط نہیں۔ کہ تم تندرست ہو۔ یا تمہارے پاس روپیہ کافی ہو۔ بلکہ اگر تمہارے پاس حج کے لئے تو روپیہ ہے لیکن تم اپنے بعد اپنے بیوی بچوں کے لئے کوئی انتظام نہیں کر سکتے۔ تب بھی تم پر حج فرض نہیں۔ تو

استطاعت کا مفہوم

صرف اسی قدر نہیں۔ کہ تمہاری اپنی صحت اچھی ہو۔ اور اخراجات کے لئے تمہارے پاس کافی روپیہ ہو۔ بلکہ جن کا گزارہ تمہارے ذمہ ہے تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ تم ان کا بھی انتظام کرکے جاؤ۔ اور اگر نہ کر سکو۔ تو تم پر حج فرض نہیں ؂)

اسی طرح جہاد اسلام کے

نہایت ہی اہم احکام

میں سے ہے۔ اور اس کو اسلام نے اُن امور میں سے قرار دیا ہے۔ جو روحانیت کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں۔ مگر جہاد کو ارکان اسلام میں اس لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ باقی احکام تو ہر زمانہ اور ہر حالت میں قابل عمل ہوتے ہیں۔ مگر جہاد ایک ایسی چیز ہے۔ جس کا اختیار دُشمن کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے ہاتھ میں نہیں روزہ رکھنا ہمارے اپنے اختیار کی بات ہے۔ نماز پڑھنا ہمارے اپنے اختیار کی بات ہے زکوٰۃ دینا ہمارے اپنے اختیار کی بات ہے۔ اور حج کرنا بھی ہمارے اپنے اختیار کی بات ہے مگر ہمارا یہ اختیار نہیں۔ کہ ہم جب بھی چاہیں۔ دُشمن سے جہاد کر سکیں۔ کیونکہ جہاد اسی وقت جائز ہوتا ہے۔ جب دُشمن حملہ کرے۔ اور اسلام کو مٹانے کے لئے کرے۔ تو چونکہ جہاد کا اختیار دُشمن کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے ان ارکانِ اسلام میں نہیں رکھا۔ جن کی پابندی امت پر ہر وقت فرض ہے۔ مگر جس وقت جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ ویسی ہی اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے نماز وغیرہ۔ بلکہ بعض اوقات اس کی اہمیت اس سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جہاد کے موقعہ پر جب خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ اسلامی شریعت نے نمازیں چھوٹی کر دی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق احادیث سے ثابت ہے۔ کہ بعض دفعہ آپ نے

جہاد میں صرف ایک رکعت

پڑھائی۔ اور دوسری رکعت کے متعلق کہہ دیا۔ کہ لوگ الگ الگ پڑھ لیں۔ بعض دفعہ آپ آدھے مسلمانوں کو ایک رکعت پڑھاتے۔ اور وہ ایک رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے اور جنہوں نے نماز ابھی نہیں پڑھی ہوتی تھی۔ وہ آکر دوسری رکعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ لیتے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت نماز ہو جاتی۔ اور ان کی ایک ایک۔ اور ایک ایک وہ الگ پڑھ لیتے بلکہ بعض روایات سے تو یہاں تک معلوم ہوتا ہے۔ کہ بجائے قبلہ رو کھڑے ہونے کے ایک حصہ مسلمانوں کا دُشمنوں کی طرف مونہہ کرکے کھڑا رہا ؂

تو جہاد کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اس میں نماز کے ستداول طریق کو بھی توڑ دیا گیا ہے۔ اسی طرح روزہ ہے۔ جہاد کی حالت میں اس کی اہمیت بھی بدل جاتی ہے چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہاد پر تشریف لے گئے۔ تو کچھ مسلمانوں نے روزے رکھ لئے اور بعض نے نہ رکھے۔ جب مقام پر پہونچے۔ اور خیمہ لگانے کا وقت آیا۔ تو وہ جنہوں نے روزے رکھے ہوئے تھے۔ وہ تو تھک کر جا پڑے۔ مگر جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔ وہ خوب ہمت سے کام کرنے لگ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دیکھا۔ تو فرمایا آج

روزہ داروں سے بے روزہ ثواب میں بڑھ گئے

ہیں ؂

تو بعض اوقات جب جہاد واجب ہوتا ہے۔ نماز اور روزہ کی ضرورتوں پر اس کی ضرورت کو مقدم کر دیا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ یہاں تک حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک جہاد کے لئے جا رہے تھے۔ کہ آپ نے اُن مسلمانوں سے جو پیچھے رہ گئے تھے۔ فرمایا۔ عصر کی نماز میرے پاس آکر پڑھنا۔ جب وہ تیار ہو کر روانہ ہوئے۔ تو راستہ میں ہی عصر کا وقت ہوگیا۔ اور آہستہ آہستہ مغرب کا وقت قریب آگیا۔ یہ دیکھ کر بعض صحابہ نے کہا کہ ہمیں عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیئے وقت جا رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ منشا تھوڑا تھا۔ کہ خواہ عصر کا وقت گزر جائے۔ پھر بھی میرے پاس آکر عصر کی نماز پڑھنا۔ مگر دوسروں نے کہا۔ کہ ہم تو

عصر کی نماز

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ہی جا کر پڑھیں گے۔ خواہ سُورج غروب ہو جائے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ میرے پاس عصر کی نماز آکر پڑھنا۔ چنانچہ بعض نے تو نماز پڑھ لی۔ اور بعض نے نہ پڑھی یہاں تک کہ سُورج غروب ہوگیا۔ جب رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اُن لوگوں کا ذکر ہوا۔ جنہوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو آپ نے فرمایا۔ انہوں نے ٹھیک کیا۔ تو

جہاد کی ضرورت کو مقدم

رکھ لیا گیا۔ اور نماز کو دوسرے وقت پر ڈال دیا گیا۔ ایک اور وقت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایسا آیا۔ کہ آپ کو چار نمازیں جمع کرنی پڑیں۔ حالانکہ عام قاعدہ کے ماتحت چار نمازیں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ مگر اس دن ایسی لڑائی شروع ہوئی۔ کہ ختم ہونے میں ہی نہ آئی۔ اور سارا دن گزر گیا۔ حتیٰ کہ ایک ایک رکعت پڑھنے کا بھی موقع نہ ملا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طبیعت پر یہ امر بہت ہی گراں گزرا۔ اور آپ نے فرمایا۔ خدا ان کفار کا بُرا کرے۔ کہ آج انہوں نے ہماری نمازیں خراب کر دیں۔

تو جہاد کے لئے نماز کو دوسرے وقت پر ڈال دینا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ رضؓ کے عمل سے ثابت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاد میں سخت مصروف ہونے کی وجہ سے ظہر کی نماز نہیں پڑھی۔ عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ مغرب کی نماز نہیں پڑھی۔ ہاں عشاء کے وقت سب کو جمع کر لیا۔ حالانکہ عام حالات میں چار نمازیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہی صحابہ رضؓ کا طریق عمل تھا۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پسند فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے

شام کے وقت عصر کی نماز

پڑھی۔ کیونکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہ ہمارے پاس آکر نمازِ عصر پڑھنا۔ اور ان صحابہ رضؓ نے بھی عہد کر لیا۔ کہ ہم عصر پڑھیں گے تو وہیں پہونچکر۔ پہلے نہیں پڑھیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جہاد اتنے اہم فریضہ کے متعلق بھی شریعت نے یہ اجازت دے دی۔ کہ لولے لنگڑے اور اپاہج اگر اس میں شامل نہ ہوں۔ تو ان پر کوئی الزام نہیں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے۔ صحابہؓ جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں۔ راستہ میں وہ کہیں گٹھلیاں کھاتے کہیں پتے کھا کر گزارہ کرتے۔ اسی دوران میں وہ ایک وادی پُر خار میں سے گزرے۔ اس وقت ان کی حالت یہ تھی۔ کہ ان کے پاؤں سے خون بہہ رہا تھا۔ ان کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور وہ سخت تکلیف کی حالت میں جا رہے تھے۔ مگر ان کے دل اس تکلیف کے ساتھ یہ فخر بھی محسوس کر رہے تھے۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرنے کا موقعہ ملا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا مدینہ میں بیٹھے ہوئے کچھ لوگ ایسے ہیں۔ کہ تم جس وادی میں سے بھی گزرتے ہو اور تکلیفیں اٹھا اٹھا کر ثواب حاصل کرتے ہو۔ وہ مدینہ میں بیٹھے ہوئے لوگ

تمہارے اس ثواب میں برابر کے شریک

ہوتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کہ قربانیاں ہم کریں تکلیفیں ہم اٹھائیں اور ثواب میں وہ ہمارے شریک ہو جائیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ یہ وہ معذور اندھے لولے اور لنگڑے ہیں۔ جو اس لئے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ کہ انہیں جہاد میں شامل ہونے کا شوق نہیں تھا۔ بلکہ اس لئے وہ محروم رہے۔ کہ وہ جہاد میں اپنی معذوری کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ پس وہ گھر بیٹھے دکھ اٹھا رہے ہیں۔ اور اس تصور سے غم زدہ ہو رہے ہیں۔ کہ کیوں وہ جہاد میں شریک ہونے سے محروم رہے۔ اور یہی غم ہے جو انہیں اللہ تعالےٰ کے حضور اسی ثواب کا مستحق بنا رہا ہے جو تم کو حاصل ہوا۔

تو جس قدر اہم سے اہم احکام شریعت ہیں ان تمام میں اللہ تعالےٰ نے سہولت رکھی ہے جب تک کسی انسان کے اندر طاقت رہتی ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرے۔ اور جب طاقت ختم ہو جائے تو اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں رہتی۔ جب

اہم احکام شرعیہ

کا یہ حال ہے تو جو چندہ پہلے ہی لازمی نہ ہو۔ اور جس میں حصہ لینا انسان کے اپنے اختیار کی بات ہو۔ اس میں اگر کوئی شخص حصہ لیتے لیتے کسی دقت ایسی مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ کہ وہ آئندہ کے لئے اپنی شمولیت کو جاری نہیں رکھ سکتا۔ تو اس کا حق ہے کہ وہ اپنا نام کٹوائے اور گناہ سے بچ جائے۔ کیونکہ اس تحریک میں شمولیت بھی اختیاری ہے۔ اور اس میں سے نکلنا بھی اختیاری ہے۔ ہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم دوستوں کو تحریک کرتے رہیں کہ وہ اس میں حصہ لیں جیسے نوافل پڑھنے واجب نہیں۔ مگر یہ تو نہیں کہ ہم دوسروں کو نوافل کی ادائیگی کی تحریک کرنی چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارا کام یہی ہے۔ کہ ہم تحریک کرتے رہیں۔ تاکہ جو چست ہیں وہ ثواب حاصل کر لیں۔ پس اس بارہ میں میرا تحریک کرنا یا دفتر والوں کا تحریک کرنا یہ معنی نہیں رکھتا۔ کہ ہم لوگوں کو مجبور کرتے ہیں۔ ہم کسی کو اس میں حصہ لینے کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ ہاں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم لوگوں کو تحریک کرتے رہیں۔ جو لوگ ہماری تحریک پر اس میں حصہ لیں گے انہیں ثواب مل جائے گا۔ اور جو حصہ نہیں لیں گے ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اس تحریک میں اس وقت تک

پانچ ہزار چھ سو

دوستوں نے حصہ لیا ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت لاکھوں کی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ لاکھوں آدمی گنہگار رہیں ممکن ہے ان میں سے کئی ایسے ہوں جنہیں اس میں حصہ لینے کی توفیق ہی نہ ہو۔ کئی ایسے ہوں جنہیں توفیق تو ہو مگر دل کی کمزوری کی وجہ سے وہ ڈرتے ہوں۔ کہ اگر ہم نے وعدہ کیا تو ممکن ہے اسے پورا نہ کر سکیں اور اس طرح گنہگار ٹھہریں۔ اسی طرح ممکن ہے بعض اور حالات کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہ لے رہے ہوں۔ مگر بہرحال وہ گنہگار نہیں۔ کیونکہ انہوں نے کوئی وعدہ ہی نہیں کیا مگر

وہ ضرور گنہگار ہے

جو پانچ ہزار چھ سو میں اپنا نام لکھاتا۔ اور پھر نہ تو اپنے چندہ کو ادا کرتا ہے نہ مہلت لیتا ہے اور نہ معافی لیتا ہے۔

دیکھو صحابہ میں نیکیوں میں حصہ لینے کا کتنا جوش پایا جاتا تھا۔ جس طرح آج تم یہاں جمعہ کے لئے جمع ہو۔ اسی طرح ایک دفعہ صحابہ مسجد میں جمعہ کے لئے جمع ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔ جب آپ خطبہ فرما رہے تھے تو ایک شخص آیا جس کے جسم پر پورے کپڑے نہیں تھے۔ صرف ایک کپڑا تھا اور وہ بھی پھٹا ہوا۔ جب وہ بیٹھنے لگا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے سنتیں پڑھی ہیں۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو ابھی کام سے اٹھ کر آیا ہوں سنتیں پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا پہلے سنتیں پڑھو اور پھر بیٹھو۔ چنانچہ اس نے سنتیں پڑھیں اور بیٹھ گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں صحابہ کو صدقہ و خیرات کی تحریک کی۔ شائد سردی کا موسم آیا ہوگا۔ اور غرباء کو ضرورت ہوگی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ نے اٹھ اٹھ کر گھروں سے زائد کپڑے لانے شروع کر دیئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے

کپڑوں کا ڈھیر

لگا دیا۔ آپ نے وہ کپڑے غرباء میں بانٹنے شروع کر دیئے۔ بانٹتے وقت آپ نے اس آدمی کو بھی بلایا۔ اور فرمایا تمہارے پاس لباس نہیں۔ یہ دو چادریں لو ایک کا تہبند بنا لو اور ایک اوپر کا جسم لپیٹنے کے لئے رکھ لو۔ جب اگلا جمعہ آیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھانے لگے۔ تو پھر وہی شخص جلدی جلدی گھبرایا ہوا آیا۔ معلوم ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے وعظ پر جس قدر کپڑے اکٹھے ہوئے تھے وہ

غرباء کی ضروریات کے لئے

کافی نہ ہوئے تھے۔ اور ابھی اور کپڑوں کی ضرورت تھی۔ اس لئے آپ نے خطبہ میں پھر صدقہ کرنے کی تحریک کی اسی دوران میں جب آپ نے اس شخص کو آتے دیکھا تو فرمایا کیا سنتیں پڑھ لی ہیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں تو ابھی آرہا ہوں۔ آپ نے فرمایا سنتیں پڑھو اور پھر بیٹھو۔ چنانچہ وہ سنتیں پڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب آپ کی تقریر کے بعد چندہ جمع کرنے کا وقت آیا۔ تو وہی شخص آگے بڑھا اور اس نے

اُن دو چادروں میں سے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی اُسے بطور صدقہ دی تھیں۔ ایک چادر اتار کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دی۔ اور عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ میری طرف سے چندہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھ کر ہنس پڑے۔ اور آپ نے فرمایا۔ یہ ہم نے تم کو اپنا جسم ڈھانکنے کے لئے دی تھی تم پھر واپس کر رہے ہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں ثواب میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ثواب تمہیں مل جائے گا۔ یہ چادر اٹھاؤ۔ اور اپنے پاس رکھو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرم سوٹوں کے لئے بہترین قسم کے اُونی کپڑے بمبئی کلاتھ ہاؤس انار کلی لاہور سے خریدیئے!

دکھیو یہ کس قدر دل پر اثر کرنے والا واقعہ ہے۔ کہ ایک شخص کو ایک مجلس میں صدقہ کے طور پر کپڑا ملتا ہے۔ اور وہ اسی کپڑے کو اسی مجلس میں دوسرے موقعہ پر اپنی طرف سے بطور صدقہ پیش کر دیتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہتا ہے۔ کہ یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے چندہ ہے۔ تو صحابہؓ کے دلوں میں اس بات کی بڑی اہمیت تھی۔ کہ ضرور ہر نیک تحریک میں حصہ لینا ہے۔ ہماری جماعت کو بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے

اسی قسم کی تربیت

ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس وقت دُنیا کے پردے پر اور کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جو مالی لحاظ سے ویسی قربانی کر رہی ہو۔ جیسی قربانی ہماری جماعت کر رہی ہے۔ ہم کتنا ہی زجر کریں۔ کتنا ہی بعض لوگوں کا شکوہ کریں۔ اس سچائی کا انکار سوائے اندھے اور ازلی شقی کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ کہ اس زمانہ میں اس غریب جماعت سے زیادہ خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کرنے والا کوئی نہیں۔ ہم میں ہزاروں کمزوریاں ہیں۔ ہم میں ہزاروں عیب ہیں۔ ہم میں ہزاروں نقائص ہیں۔ مگر باوجود ان نقائص کو تسلیم کرنے کے اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے دین کے لئے ایسی بے نظیر قربانیاں پائی جاتی ہیں۔ کہ قریب زمانہ میں ان کی کوئی نظیر نظر نہیں آتی۔ اور دُشمن بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ مگر پھر بھی اس فخر اور خوشی کی تکمیل کے جتنے مدارج ہوں۔ ان کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور

خدا تعالےٰ کا مقرب

بنانے کے لئے جن مجاہدات کی ضرورت ہے۔ ان کی طرف جماعت کو متوجہ کرنا ضروری ہے ؛؛

پس میں پھر

جماعت کو اس طرف توجہ

دلا دیتا ہوں۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو نادہند ہیں۔ اور جن کی طرف تحریک جدید کا کئی کئی سال کا بقایا ہے۔ کہ جب ان کے لئے راستہ کھلا تھا۔ کہ وہ اس میں شامل نہ ہوں۔ تو وہ کیوں شامل ہوئے۔ اور جب ان کے لئے اب بھی اس بات کا راستہ کھلا ہے کہ وہ اپنا نام کٹوا لیں۔ تو وہ اپنا نام کیوں نہیں کٹواتے ؛؛

ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے اردگرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہی ہے۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف میں بیان ہوئی۔ اس کے علاوہ بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے۔ بعض کو رؤیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا۔ کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ اور بعض کو الہامات ہوئے کہ یہ تحریک بہت مبارک ہے ؛؛

غرض یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔ اس کے علاوہ

تحریک جدید کے واقعات

اس کشف سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا۔ اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کو پانچہزار سپاہی دیا جائے گا۔ چنانچہ شروع سے اس کی تعداد پانچہزار کے گرد چکر کھا رہی ہے۔ مگر رؤیا سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ تعداد بھی ذرا مشکل سے پوری ہوگی۔ چنانچہ

رؤیا

یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا۔ ایک لاکھ تو نہیں۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب آپ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا۔ گو پانچ ہزار تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں ؛؛

پس اس رؤیا کا جو انداز ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پانچہزار تعداد پوری تو ہوگی۔ مگر ذرا مشکل سے۔ اور وہ مشکل ہمیں اب نظر آنے لگ گئی ہے۔ کہ کئی نادہند ہیں۔ جنہوں نے کئی کئی سال سے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر ابھی تک انہوں نے اپنے دعوے کو پورا نہیں کیا۔ اگر یہ نادہند نکل جائیں۔ تو ہم اصل تعداد معلوم کر کے باقی جماعت کو تحریک کریں۔ اور کہیں۔ کہ بھائیو۔ ذرا ہمت کرو۔ اور اس پانچہزار کی تعداد کو پورا کرو۔ مگر اب ہم کسی صحیح فیصلہ پر نہیں پہونچ سکتے۔ کیونکہ ہمیں نظر تو یہ آتا ہے۔ کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے پانچہزار چھ سو ہیں۔ مگر ممکن ہے۔ کہ وہ چار ہزار چھ سو ہوں اور باقی نادہند ثابت ہوں ؛؛

میں جیسا کہ پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ اگر

تحریک جدید میں حصہ

لینے والوں کی تعداد پانچہزار سے اوپر چلی جائے۔ اور چھ ہزار کے قریب پہونچ جائے۔ تب بھی پیشگوئی کے پورا ہونے میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پانچ اور چھ ہزار کے درمیان کوئی بھی تعداد ہو۔ وہ پانچہزار ہی کہی جائے گی۔ اور کسر کا حصہ شمار نہیں ہوگا ؛؛

پس اگر آٹھ نو سو کے قریب زیادہ بھی ہو جائیں۔ تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ پانچہزار کی بجائے چار ہزار نو سو۔ یا چار ہزار نو سو ننانوے سپاہی حاصل ہوں۔ ہاں اگر پانچ ہزار نو سو۔ یا پانچہزار نو سو ننانوے ہو جائیں۔ تو یہ

کشف کے خلاف نہیں

ہوگا۔ مگر یہ تمام مشکل ہمیں نادہندوں کی وجہ سے پیش آ رہی ہے۔ جن کے متعلق ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری لسٹ میں ہیں۔ حالانکہ حقیقتاً وہ ہماری لسٹ میں نہیں ہوتے۔ اگر وہ نکل جائیں۔ تو ہمیں پتہ لگ جائے کہ ہمیں اس غرض کے لئے کتنی محنت اور کرنی چاہیئے ؛؛

پس جس قدر نادہند ہیں۔ وہ تحریک جدید کے کام میں روک بن رہے ہیں اس لئے یا تو وہ اپنے اپنے چندہ کو ادا کر دیں۔ اور یا اپنے نام ہمارے رجسٹر میں سے کٹوا لیں۔ تا جماعت کے دُوسرے باہمت دوستوں کی طرف ہم توجہ کریں۔ اسی طرح جو سال ختم ہو گیا ہے۔ اس کی میعاد گو ۳۰۔ نومبر تک ہی تھی۔ مگر پھر بھی جن دوستوں کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۱۔ جنوری تک اپنے وعدوں کو پورا کر دیں۔ پس آج میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گزشتہ چار سال میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ ابھی واجب الادا ہے وہ یا تو اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ اور اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو یا ہم سے معافی لے لیں۔ یا اپنے نام کٹوا لیں۔ تاکہ نہ تو وہ خود گناہ گار رہیں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں کوئی دھوکا لگے ؛؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے جوتوں کی شہرت ان کی مضبوطی اور نفاست میں ہے چیف بوٹ ہاؤس انارکلی لاہور

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہماری نیت دینے کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ محض ان کے

نفس کا دھوکا

ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی نیت دینے کی ہوتی۔ اور سالوں گزر جاتے اور ان کی نیت پوری نہ ہوتی۔ بہرحال دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے۔ یا تو ان کی نیت ہی درست نہیں۔ یا یہ کہ انہیں توفیق ہی نہیں کہ وہ وعدہ کو پورا کر سکیں اگر دوسری صورت ہے تو انہیں چندہ لکھوانے کا کوئی حق نہ تھا۔ اور اگر چندہ لکھوانے کے بعد ان کی مالی حالت خراب ہوئی ہے۔ تو ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ معافی نہ لیں۔ اور صرف اس خیال میں رہیں۔ کہ ہماری نیت دینے کی ہے۔ جو نیت حالات کے خلاف ہوتی ہے۔ وہ تو کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ اگر خالی نیت سے ہی کام چل سکتا ہے۔ تو پھر انہیں پانچ دس روپیہ لکھوانے کی کیا ضرورت تھی وہ جرمنی یا روس کا ملک ہی چندہ تحریک میں بخش دیتے۔ وہ کہہ سکتے تھے کہ گو روس اور جرمنی ہمارے قبضہ میں نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کو تو طاقت ہے۔ کہ وہ یہ ملک ہمارے حوالہ کر دے۔ پس ہم نے یہ نیت کر لی ہے۔ کہ جب وہ ملک مل گئے ہم تحریک کے چندہ میں ادا کر دیں گے مگر اس قسم کے ہوائی قلعے تیار کرنے اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ میرے نزدیک تو ایسے لوگوں کی نیت اور ان کے وعدے ایسے ہی ہیں جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی

راجہ سخت بخیل

تھا۔ ایک دن اس کے دربار میں کوئی برہمن چلا گیا۔ اور کہنے لگا مجھے پُن دیجئے راجہ تو بخیل تھا ہی۔ اس کا وزیر اس سے بھی زیادہ بخیل تھا۔ جب برہمن نے پُن مانگا تو راجہ سخت گھبرایا۔ کہ اب میں کیا کروں۔ کیونکہ برہمن کو کچھ نہ دینا اس کے وقار کے سخت خلاف تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اور سوچتے سوچتے اسے یاد آیا۔ کہ پچھلے سال سرکاری گلے میں سے ایک گائے گم ہو گئی تھی وہی اسے دے دیں۔ چنانچہ وہ وزیر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ وزیر صاحب برہمن صاحب پُن مانگتے ہیں۔ انہیں ہم وہ گائے دیتے ہیں جو پچھلے سال ہمارے گلے میں سے گم ہو گئی تھی۔ یہ اسے ڈھونڈ لیں تو وہ ان کی ہو گئی۔ لڑکے نے جب یہ بات سنی تو اسے فکر ہوا۔ کہ شائد یہ برہمن اس گائے کو تلاش ہی کرے۔ وہ کہنے لگا والد صاحب پچھلے سال کی گمشدہ گائے آپ اسے کیوں دیتے ہیں۔ اسے وہ گائے کیوں نہ دے دی جائے جو

پرار سال مر گئی تھی

تو یہ تو دینا ہی وعدہ ہے۔ وعدہ کا وقت گزر جاتا ہے۔ دوسرا سال بھی شروع ہو جاتا ہے۔ مگر ان کا وعدہ پورا ہونے میں ہی نہیں آتا۔ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ تم خواہ مخواہ گنہگار کیوں بنتے ہو۔ اللہ تعالےٰ تو جانتا ہے۔ کہ تم نیت و لیل کرتے ہو یا واقعہ میں تمہیں ادا کرنے کی توفیق نہیں۔ یا تم نے محض لوگوں کی واہ واہ کے لئے اپنا نام لکھا دیا تھا اور تم نے سمجھا کہ چلو دس سال تک تحریک جدید کی لسٹ میں ہمارا نام تو آتا رہے گا نہ ادا ہوا نہ سہی۔ ان تمام باتوں کو خدا جانتا ہے۔ اور

خدا کے ساتھ ہی تمہارا معاملہ ہے

اگر تم توفیق کے باوجود ادا نہیں کرتے تو تم گنہگار ہو۔ اور یہ گناہ بعض کو دو سال سے ہو رہا ہے۔ بعض کو تین سال سے ہو رہا ہے۔ اور بعض کو چار سال سے ہو رہا ہے۔ اسی طرح اگر تم کو ظاہری حالات کے مطابق توفیق نہیں۔ اور توفیق ملنے کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔ تو تم کیوں ہمت نہیں کرتے۔ اور اپنا نام لسٹ میں سے کٹوا کر سلیٹ کو صاف نہیں کر لیتے۔ اس طرح تم گناہ سے بھی بچ جاؤ گے اور ہم بھی صحیح طور پر اندازہ لگا سکیں گے کہ کتنے لوگ اس تحریک میں شامل ہیں؟

پس میں

تحریک جدید کے تمام بقایا داران

سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے بقائے ادا کرو۔ اور اگر تم بقائے ادا نہیں کر سکتے تو معافی لے لو۔ اور اپنا نام لسٹ میں سے کٹوا لو۔ لیکن چونکہ عام رنگ میں بات کہہ دینے سے بعض دفعہ فوری طور پر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ اس لئے میں اب یہ اصول مقرر کر دیتا ہوں کہ پہلے چار سالوں کے تمام بقایا داران کو ۳۱ مئی تک مہلت دی جاتی ہے۔ ۳۱ مئی تک جو لوگ اپنے بقائے ادا نہیں کریں گے سوائے ان کے جو مہلت لے لیں۔ یا

دفتر کی منظوری سے

ادائیگی کا کوئی وقت مقرر کر دیں۔ ان کے نام لسٹ میں سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ اور میں دفتر کو بھی ہدائت کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام بقایا داران کے بقائے نکال کر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ چٹھی لکھ دے جس میں یہ ذکر ہو کہ آپ کے ذمہ تحریک جدید کا فلاں فلاں سال کا اتنا بقایا ہے۔ ۳۱ مئی تک ہم آپ کو مہلت دیتے ہیں۔ اس عرصہ میں اگر آپ اپنا وعدہ پورا کر دیں گے تو آپ کا نام اس لسٹ میں رہے گا ورنہ ہم سمجھیں گے۔ کہ آپ نادہند ہیں۔ اور ہم اس بات پر مجبور ہوں گے کہ آپ کا نام لسٹ میں سے کاٹ دیں۔

معافی کے طور پر نہیں بلکہ مجرم کے طور پر

مگر اس میں وہ شامل نہیں جنہوں نے مہلت لے لی ہے یا آئندہ مہلت لے لیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو حالات کے مطابق مزید مہلت لے لیتے ہیں۔ ایسے لوگ گنہگار نہیں کیونکہ انہوں نے دلیری سے کام لیا اور کہہ دیا کہ ہمیں فلاں مجبوری تھی جس کی وجہ سے ہم وعدہ پورا نہ کر سکے۔ اب فلاں وقت تک مہلت دی جائے۔ پس یہ نوٹس مہلت دینے والوں کو نہیں بلکہ ان لوگوں کو بھیجا جائے گا جو نہ تو مہلت لیتے ہیں نہ معافی لیتے ہیں۔ اور نہ ہی چندہ ادا کرتے ہیں۔

ایسے تمام لوگوں کے متعلق

میں اعلان کرتا ہوں۔ اور دفتر کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ ہر ایک کو چٹھی لکھ دے بلکہ اگر ہو سکے تو رجسٹری خط بھیجے تا کسی کو یہ اعتراض نہ رہے۔ کہ مجھے خط نہیں ملا تھا۔ اور سب بقایا داران کو اطلاع دے دے۔ کہ یا تو ۳۱ مئی تک آپ اپنی اپنی رقوم ادا کر دیں اور اگر مہلت لینا چاہیں تو مہلت لے لیں۔ ورنہ اگر نہ تو آپ نے مہلت لی۔ اور نہ ۳۱ مئی تک چندہ ادا کیا۔ تو لسٹ میں سے آپ لوگوں کا نام خارج کر دیا جائے گا۔ اور سمجھا جائے گا۔ کہ آپ نے محض جھوٹی عزت کے لئے اپنا نام لکھا دیا تھا۔ آپکی نیت یہ نہیں تھی۔ کہ قربانی کر کے

اللہ تعالےٰ کی رضا

حاصل کریں۔

ایسے نادہندوں کی مثال بالکل ویسی ہی ہے۔ جیسے مثنوی رومی میں لکھا ہے۔ کہ کوئی شخص تھا جب وہ اپنے دوستوں میں بیٹھتا تو بڑی بڑی ہانکا کرتا۔ اور اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے عجیب عجیب باتیں کرتا اس کی عادت تھی۔ کہ اس نے گھر میں دُنبے کی چکی کی چربی رکھی ہوئی تھی جب باہر آتا تو تھوڑی سی چربی مونچھوں پر مل لیتا

۲۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک خاص رعایت! ہر قسم کے سوئیٹر مفلر اونی و لیڈی کوٹ بنیان وغیرہ خواجہ برادرز جنرل مرچنٹ انارکلی لاہور کی دکان سے خرید فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

323

جب لوگ اس سے پوچھتے کہ آپ کی مونچھوں پر چربی کیسی لگی ہوتی ہے۔ تو کہتا آج دنبے کا پلاؤ کھا کر آیا ہوں۔ حالانکہ بھوک سے اس کی آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ کچھ مدت تو بڑا چرچا رہا۔ کہ فلاں شخص بڑا خوش خور اور اچھی حیثیت کا آدمی ہے۔ ہر روز دنبے کا پلاؤ اور مرغن کھانے کھاتا ہے مگر ایک دن وہ اپنے دوستوں میں بیٹھا ہوا بڑیں ہانک رہا تھا۔ کہ اس کا لڑکا روتا ہوا آیا اور کہنے لگا ابا وہ چھوٹی سی چربی کی ڈلی جو آپ اپنی مونچھوں پر ملا کرتے تھے چیل اٹھا کر لے گئی ہے۔ اس طرح اس کا سارا تکبر ٹوٹ گیا۔ یہی حال ان نادہندوں کا ہے۔ اور اگر وہ وعدہ پورا کر کے یا معافی لے کر حساب صاف نہ کرینگے تو میں ڈرتا ہوں۔ کہ یہی حال ان کا ہوگا۔ وہ

جھوٹی عزت حاصل کرنے کے لئے

تحریک جدید میں شامل ہو گئے ہیں ورنہ دراصل وہ تحریک جدید کی ہتک کرنے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی صف میں ان کا کھڑا رہنا جو دس سال تک خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اور چندوں کے علاوہ تحریک جدید کا چندہ بھی ادا کرتے چلے جائیں گے۔ خواہ عارضی طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ بہت بڑی ہتک کا موجب ہے۔ اور اب ایسے تمام لوگوں کو میں نے نوٹس دے دیا ہے۔ کہ اگر وہ ۳۱ مئی تک اپنی واجب الادا رقوم ادا کر دیں گے تو ہم سمجھیں گے کہ وہ تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے والوں میں شامل رہنا چاہتے ہیں۔ اور اگر انہوں نے بقائے ادا نہ کئے تو ان کے متعلق یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ اس گروہ میں شامل نہیں رہنا چاہتے اور انہوں نے محض جھوٹی عزت اور جھوٹے فخر کے لئے نام لکھا دیا تھا۔ پس وہ اس قابل نہیں ہوں گے کہ ان کا نام عارضی طور پر بھی اس لسٹ میں رہ سکے۔ ہاں جو لوگ مہلت لینا چاہیں۔ وہ لے سکتے ہیں۔

اسی طرح اب جو سال ختم ہوا ہے۔ یعنی تحریک جدید کا پانچواں سال اس کے بقایا داران کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ادائیگی کی فکر کریں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ انہیں کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ

۳۱ جنوری تک

اپنے بقایوں کو صاف کر دیں۔ اور اگر ۳۱ جنوری تک ادا نہ کر سکتے ہوں۔ تو مزید مہلت لے لیں۔ غیر ممالک کے لئے آخری میعاد جون تک ہے۔ گو اس سال باہر کی جماعتوں نے بھی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کی جماعتوں کے ساتھ ہی اپنے وعدوں کو پورا کر دیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ ایک دوست نے افریقہ سے بذریعہ تار روپیہ بھجوایا۔ اس کے بعد ان کا خط آیا کہ میرے پاس روپیہ نہیں تھا۔ مگر میعاد ختم ہو رہی تھی۔ میں نے بعض دوستوں سے ذکر کیا کہ میں اس سال ثواب سے محروم رہا جا رہا ہوں مجھے کچھ قرض دیا جائے۔ تاکہ میں یہ رقم ادا کر دوں۔ چنانچہ ان سے قرض لے کر میں نے تار کے ذریعہ روپیہ بھجوایا۔ تاکہ وقت کے اندر پہنچ سکے۔ اسی طرح امریکہ کے دوستوں نے بھی چندہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ابھی چند دن ہوئے

امریکہ کے نومسلموں کی طرف سے

پونے چار سو روپیہ کا چیک تحریک جدید کے چندہ کے طور پر آیا جس سے میں سمجھا کہ ان کی کوشش یہی تھی کہ ہندوستان والوں کے لئے چندہ کی جو آخری تاریخ مقرر ہے اس تاریخ کے اندر اندر ان کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔ پس پانچویں سال کے بقایا داران کو چاہئیے کہ وہ ۳۱ جنوری تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی انتہائی کوشش کریں۔ اور اگر وہ مزید مہلت لینا چاہیں تو مزید مہلت لے لیں۔ اور جن کے ذمہ ابھی تک پہلے چار سالوں کا بھی بقایا ہے۔ دفتر کو چاہئیے کہ ان تمام کو رجسٹری چٹھیاں بھجوا کر نوٹس دیدے۔ کہ آپ لوگوں کو ۳۱ مئی تک مہلت دی جاتی ہے۔ اس عرصہ تک یا تو اپنے چندوں کو پورا کریں اور اگر نام کٹوانا چاہیں تو نام کٹوا لیں۔ اگر ۳۱ مئی تک نہ تو وہ اپنی رقوم کو ادا کریں گے اور نہ دفتر سے مزید مہلت حاصل کریں گے۔ تو ان کے نام رجسٹر میں سے کاٹ دیئے جائینگے۔ اور سمجھا جائے گا۔ کہ انہوں نے صرف جھوٹے فخر اور جھوٹی عزت کو حاصل کرنا چاہا تھا۔ ان کا منشا

اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے قربانی

کرنے کا نہیں تھا۔ اس کے بعد میں نئے سال کی تحریک کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہوا ہے۔ اور اب پھر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو قریب عرصہ میں برسر روزگار ہوئے ہوں یا انہیں کوئی اور کام ملا ہو جس سے وہ روپیہ کمانے لگ گئے ہوں وہ اب بھی تحریک جدید میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ جن کی اب پوزیشن بڑھ گئی ہے۔ اور پہلے سے انہیں اللہ تعالےٰ نے زیادہ وسعت عطا فرما دی ہے۔ وہ بھی اگر پہلے شامل نہ تھے تو اب تحریک جدید میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور انہیں چاہئیے کہ جب کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں وسعت دی ہے۔ تو وہ تحریک جدید کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا ہے اور وہ میرے نزدیک نہایت ہی معقول ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم سرما کا خاص تحفہ

ماء اللحم انگوری وطیوری دو آتشہ

پورے اجزاء کیساتھ نہایت احتیاط سے تیار کیا گیا ہے

نہ صرف یہی کہ یہ انگور و طیور کا جوہر ہے بلکہ اس میں عنبر و کستوری وغیرہ کی بیش بہا چیزیں بھی شامل ہیں۔ غرضیکہ پورے اجزاء کا بہترین نچوڑ ہے جو ضعف دل۔ ضعف دماغ ضعف ہاضمہ۔ کمزوری اعصاب۔ دل کی دھڑکن۔ بے چینی۔ سستی۔ اعضاء رئیسہ و شریفہ کیلئے بیحد مفید مانا گیا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں اور بوڑھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جس نے ایکدفعہ استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ بن گیا۔ قیمت بڑی بوتل چوبیس خوراک پانچ روپیہ ÷

جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور فرماتے ہیں کہ میں نے دواخانہ رفیق مریضان موچی دروازہ لاہور کا تیار کردہ ماء اللحم استعمال کیا نہایت مفید پایا۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے غیر مترقبہ نعمت ہے۔ طبیعت میں کوفت ہو۔ کام کو دل نہ چاہتا ہو تو اس کی ایک خوراک بحال لئے طبیعت کے لئے کافی ہے۔ اور فوری اثر کرتی ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ اور دل مطمئن ہو جاتا ہے۔ کارخانہ نے واقعی پوری احتیاط اور پورے اجزاء کشید کیا ہے۔ میں دماغی کام کرنیوالوں کو سفارش کرتا ہوں کہ اس قابل اعتماد دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم کا استعمال کر کے ضرور فائدہ اٹھائیں ÷

جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور فرماتے ہیں کہ آپکا تیار کردہ ماء اللحم انگوری وطیوری میں نے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے آپ کو جزائے خیر دے ÷

نوٹ:۔ قادیان میں دواخانہ رحمانی احمدیہ بازار سے بھی ملسکتا ہے

ملنے کا پتہ

مینیجر رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور

کہ میں نے تحریک جدید کے پہلے تین سالوں میں اپنی طاقت اور ہمت سے بہت زیادہ حصہ لیا۔ حتیٰ کہ میرے پاس جس قدر اندوختہ تھا وہ میں نے دے دیا مگر اب میری حیثیت ایسی نہیں کہ میں دوسرے سالوں میں بھی پہلے معیار کو قائم رکھ سکوں۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میں ہو جاتا ہوں ادنیٰ۔ اور وہ جنہوں نے ابتداءً تحریک سے بہت معمولی چندہ دے کر شمولیت اختیار کی تھی۔ اور پھر اس پر تھوڑا تھوڑا اضافہ کرتے رہے وہ سابقون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتراض میرے نزدیک بہت معقول ہے اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے شروع سے چندہ کم لکھوایا۔ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے پہلے **تین سالوں میں بہت زیادہ** چندہ لکھوا دیا۔ اور اب ان کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ اپنے معیار کو آئندہ سالوں میں قائم نہیں رکھ سکتے۔ مثلاً ایک شخص کی پچاس ساٹھ روپیہ تنخواہ ہے۔ وہ پہلے سال بیس لکھوا دیتا ہے دوسرے سال پچیس تیسرے سال تیس اور اسی طرح ہر سال تھوڑا تھوڑا اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ تو اپنے طریق کو آئندہ بھی جاری رکھ سکتا ہے لیکن بعض ایسے ہیں۔ کہ ان کی تنخواہ تو مثلاً پچاس روپیہ تھی۔ مگر جب انہوں نے یہ تحریک سنی تو اس سے متاثر ہو کر انہوں نے آٹھ دس سال کا اندوختہ جو تین سو روپیہ کے قریب تھا تین سالوں میں بھجوا دیا۔ پہلے سال مثلاً سو بھجوا دیئے۔ پھر دوسرے سال سو بھجوا دئے اور جو کچھ باقی رہا وہ تیسرے سال بھجوا دیا۔ اور ان کا اندوختہ سب ختم ہو گیا۔ اب ان کے اندر یہ طاقت نہیں کہ وہ ہر سال سو روپیہ یا اس پر کچھ اضافہ کر کے دیں کیونکہ انہوں نے پہلے جو سو روپیہ ہر سال دیا تھا وہ اپنے جمع کردہ روپیہ میں سے دیا تھا ورنہ ان کی ماہوار آمد ایسی نہ تھی کہ وہ اس بوجھ کو برداشت کر سکتے۔ اب ایسے لوگ اگر آئندہ سالوں میں ان قواعد کے مطابق جو سابقون کے متعلق ہیں حصہ نہیں لے سکتے تو وہ سابقون کی لسٹ میں سے نکل جاتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے کم قربانی کی تھی وہ سابقون کی لسٹ میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قربانی انہوں نے زیادہ کی تھی نہ انہوں نے جو شروع سے تھوڑا تھوڑا حصہ لیتے رہے اور پھر اس پر معمولی اضافہ کرتے رہے۔ میں ایسے لوگوں کے متعلق کوئی تجویز سوچ رہا ہوں۔ اب بھی میرے علم میں کوئی ایسا واقعہ آتا ہے تو میں اس شخص کو **سابقون کی لسٹ میں ہی** شامل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ چنانچہ بعض جگہ ہم ایسے لوگوں کے چندہ کو کئی سالوں میں پھیلا دیتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کی قربانی ان لوگوں سے بہت زیادہ ہے۔ جو تحریک جدید میں معمولی حصہ لے کر سابقون کی فہرست میں آئے ہوئے ہیں یہ دوست جن کا میں نے ذکر کیا ہے بہت ہی اخلاص سے قربانی کرنے والے ہیں۔ سال پنجم کا روپیہ وہ جلدی ادا نہیں کر سکے تھے۔ میعاد ختم ہونے میں ایک دن رہتا تھا کہ انہیں کہیں سے روپیہ دستیاب ہو گیا۔ انہوں نے اپنی جماعت کے سکرٹری کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا منی آرڈر بھیجنے کا کوئی وقت نہ تھا۔ وہ اسی وقت گاڑی پر سوار ہو کر قادیان آئے اور انہوں نے میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنا چندہ داخل کرا دیا۔ اب وہ اسی مشکل میں مبتلا ہیں کہ شروع میں ان کے پاس جس قدر اندوختہ تھا وہ انہوں نے تحریک جدید میں دے دیا۔ لیکن اب وہ اس معیار کو قائم نہیں رکھ سکتے انہوں نے ہی یہ سوال اٹھایا ہے۔ اور ان کے علاوہ بھی بعض اور دوستوں نے پوچھا ہے جس کا اصل جواب تو یہ ہے کہ وہ **خدا تعالیٰ کے حضور سابقون کی لسٹ میں** شامل ہیں۔ اگر ہمارے رجسٹر میں وہ سابقون کی لسٹ میں شامل نہیں تو کیا ہوا ہے۔ ہو سکتا تھا کہ ہم آخر میں ہر شخص کی ماہوار آمد کی ساتھ ہی لسٹ دے دیتے۔ اس طرح یہ بات تاریخی طور پر محفوظ ہو جاتی کہ فلاں شخص گو بظاہر اس معیار پر پورا نہیں اترا۔ لیکن حقیقت میں اس کی قربانی اس معیار پر پورا اترنے والوں سے زیادہ ہے۔ مگر اس تجویز میں بھی مشکلات ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی دو سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اور پچاس آدمیوں کا بوجھ اس کے سر پر ہے جن کا گزارہ اسی روپیہ میں سے ہوتا ہے اور ایک اور شخص ہے جس کی گو ۲۵ روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر وہ اکیلا ہے اس طرح ممکن ہے دو سو روپیہ والا کم قربانی کرے اور ۲۵ روپے والا زیادہ۔ حالانکہ دو سو روپے والا کم قربانی پر مجبور ہو گا۔ اور اس کی تھوڑی قربانی بھی زیادہ اہمیت رکھنے والی ہو گی پس یہ تجویز بھی کوئی ایسی مکمل نہیں۔ بہرحال میں اس پر مزید غور کر کے اس بارہ میں کوئی فیصلہ کروں گا۔ اور جس حد تک ان کی دلجوئی ہو سکے گی ان کی دلجوئی کرنے کی کوشش کروں گا۔ (خطبہ کو درست کرتے وقت میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ عام قاعدہ اس بارہ میں کوئی نہیں بنایا جا سکتا۔ ہاں جن دوستوں کو یہ مشکل پیش آتی ہو وہ دفتر میں اطلاع کر دیں۔

قادیان میں سکنی اراضیات برائے فروخت

نہایت موزوں اور مناسب مواقع پر محلہ دار الفضل محلہ دار السعت اور محلہ دار الانوار میں اراضیات برائے فروخت ہیں۔ یہ اراضیات مناسب اقساط پر بھی دی جا سکتی ہیں خواہشمند احباب جلسہ جوبلی کے موقعہ پر تفصیلات معلوم کر کے قیمت وغیرہ کا فیصلہ کر سکتے ہیں

خاکسار:- خان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

324

ہر ایک کے معاملہ پر الگ الگ غور کر کے جہاں تک ان کی جائز مشکلات ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے گا اور ان کا حق دلانے کی پوری کوشش کی جائے گی انشاء اللہ۔

آخر میں میں زمیندار دوستوں کو بھی تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ پچھلے دس پندرہ سال زمینداروں کے گھر خاک اڑتی رہتی تھی اور شہری آرام میں تھے مگر اب شہری تکلیف میں ہیں اور زمیندار آرام میں ہیں۔ جنگ کی وجہ سے روز بروز اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ کبھی تو یہ حال تھا کہ سوا روپیہ من گندم بکا کرتی تھی اور کبھی اب ہوتے ہوتے چار روپیہ من کے قریب پہنچ گئی ہے اور ابھی چار روپیہ من سے بھی زیادہ تیز ہوگی۔ اسی طرح گنے کی قیمت دوگنی ہوگئی ہے۔ کپاس کا بھاؤ بھی دوگنے کے قریب بڑھ گیا ہے پس وہ زمیندار جو ترستے تھے اور کہتے تھے کاش ہمارے پاس روپیہ ہوتا اور ہم تحریک جدید میں حصہ لے سکتے۔ اب ان کو بھی خدا تعالےٰ نے موقع دیا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اس فراخی کے ایام سے فائدہ اٹھائیں اور

ثواب کا یہ موقع

رائیگاں نہ جانے دیں بلکہ اگر ہو سکے تو پچھلی کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر جنگ نے طول پکڑا۔ اور جیسا کہ حالات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ جنگ لمبی چلے گی تو لازماً قیمتیں اس سے بھی زیادہ بڑھ جائیں گی۔ پچھلی دفعہ جنگ میں گندم آٹھ روپیہ من تک پہنچ گئی تھی اور کپاس ستّر روپیہ من تک اور گو یہ بہت زیادہ اندھیر تھا جس کی طرف اس وقت گورنمنٹ نے توجہ نہ کی۔ مگر اس جنگ میں غالباً گورنمنٹ توجہ کریگی اور اس قدر قیمتیں بڑھنے نہ دیگی مگر بہرحال جنگ کے دنوں میں اشیاء کا نرخ اچھا خاصہ بڑھ جائیگا اور گو گورنمنٹ نرخ کو گرا کر بھی رکھے تو بھی زمینداروں کو دوگنا سے لیکر سہ گنا تک قیمت مل جایا کریگی پس ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اب موقع دیا ہے کہ وہ اپنے دل کی حسرت نکالیں اور تحریک جدید میں حصہ لیں مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان کے چند خاص الخاص مرکبات

اس عنوان کی دو اقساط آپ گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں تیسری ملاحظہ ہو (۱) **فوری علاج تحمہ** ہیضہ۔ قے۔ متلی۔ اسہال کو فوراً روکتا اور معدہ کی جملہ خرابیوں میں مفید ہے زکام۔ نزلہ۔ دردشقیقہ۔ دردسر کے علاوہ ہر قسم کے درد و زہریلے جانور و بچھو کاٹے کا مجرب علاج ہے۔ قریباً ہر مرض کی دوا ہے۔ اس کا پاس رکھنا ایک لائق طبیب یا ڈاکٹر کی خدمات حاصل کر لینے کے مترادف ہے۔ تفاصیل کی گنجائش نہیں۔ فوری طور پر اس سے بہتر اور کامیاب علاج میسر نہیں آسکتا۔ (۲) **سفوف صحت** حضرت خلیفہ اول کا ایک ایسا نسخہ ہے۔ جو مجھے ہی عطا ہوا تھا اور صرف میرے ہی پاس ہے فوری علاج کے ساتھ اس کا استعمال نور علی نور ہے۔ قادیان کے بہت سے احباب اس کا تجربہ کر چکے ہیں۔ (۳) **اکسیر دل** مروارید اور عقیق وغیرہ کے کشتہ جات اس کا اہم جزو ہیں دل کو بے انتہا طاقت دیتا ہے۔ دل کی دھڑکن یا ضعف قلب میں مبتلا عورتوں اور مردوں کیلئے بے حد مفید ہے **برشعثا** کستوری والی زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ اسہال اور جوڑوں کے دردوں کیلئے اکسیر ہے قیمت عہ تولہ کئی شہادتوں میں سے ایک ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ حکیم عبد العزیز خان صاحب کے طبی عجائب گھر کو میں نے دو دفعہ ملاحظہ کیا ہے۔ حکیم صاحب نے قیمتی ادویہ مثلاً مشک۔ عنبر۔ زعفران مروارید۔ معدنی اشیاء نیلم۔ زمرد۔ پکھراج۔ لعل وغیرہ دنیا بھر کی ادویہ بہت عمدہ خالص اور اعلیٰ بہت محنت اور جانفشانی سے مہیا کی ہیں اور قیمتیں بھی بازاری نرخ سے کم رکھی ہیں یونانی طرز علاج میں آج کل یہ بڑی مشکل ہے کہ دوائی اصلی نہیں ملتی اور بے اثری کا الزام ناحق نسخہ لکھنے والے کی گردن پر لگ جاتا ہے۔ حکیم عبد العزیز خان صاحب اس مشکل کو عمدگی سے حل کر رہے ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ ان سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

محمد صادق

صد مبارک

الحمد للہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ دیرینہ خواہش پوری ہوگئی

یعنی

حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق حضرت اقدس کی تائید و تصدیق بلکہ خلافت حقہ اولیٰ اور ثانیہ کی تائید و تصدیق میں بھی رویاء و کشوف کا بے نظیر ایمان افروز مجموعہ کتابی صورت میں شائع ہوگیا ہے۔

جس کا نام

تحفہ آسمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشارات رحمانیہ

تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں سلسلہ کے مقتدر علماء اور بزرگوں کے نہایت مفید اور مؤثر مضامین شامل ہیں یہ کتاب ایسی مفید اور مؤثر ہے کہ اسے پڑھکر ایک مولوی صاحب جو سابق مبلغ اہلحدیث کانفرنس ہیں احمدیت کی نعمت سے متمتع ہو چکے ہیں۔ یہ کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا انسان یوں محسوس کرتا ہے گویا وہ عالم بالا کی سیر کر رہا ہے۔ اور اس قدر روح میں تازگی اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ کہ چار سو صفحہ کی ضخامت کے باوجود اکتانے کی بجائے اور زیادہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں چار فوٹو بھی ہیں یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ تمام مسلم والیان ریاست کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجی جائیگی کل ایکہزار کی تعداد میں چھپی ہے جس میں سے قریباً تین سو چھپنے سے قبل ہی بک چکی ہے اس کتاب کا ہر احمدی گھر اور جماعت میں ہونا تبلیغ کیلئے نہایت ضروری ہے اسکی عام اشاعت کے مدنظر اسکی قیمت صرف ایکروپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے یہ کتاب دفتر ٹریکٹ آسمانی آواز و کشوف و رویاء ریلوے روڈ قادیان سے مل سکتی ہے معاونین حضرات بھی اسے دفتر ہذا سے وصول فرما سکتے ہیں۔

مینیجر دفتر ٹریکٹ آسمانی آواز و کشوف و رویاء ریلوے روڈ قادیان